# حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی

شاعر: حفیظ جالندھری

انتخاب: ثاقب اسلم گینتھاوی

بشارت خواب میں پائی کہ اٹھ ہمت کا سامان کر
پئے خوشنودی مولیٰ اسی بیٹے کو قربان کر

خلیل اللہ علیہ السلام اٹھے، خواب سے دل کو یقین آیا
کہ آخر امتحان بندے کا مالک نے ہے فرمایا

اٹھا مرسل اسی عالم میں رسی اور تبر لے کر
پئے تعمیل چل نکلا خدا کا پاک پیغمبر علیہ السلام

پہاڑی پر سے دی آواز : اسمٰعیل علیہ السلام ادھر آؤ
ادھر آؤ اِلٰہ پاک کا ارشاد سن جاؤ

پدر کی یہ صدا سن کر پسر دوڑا ہوا آیا
رکا ہرگز نہ اسمٰعیل علیہ السلام گو شیطان نے بہکایا

پدر بولا کہ بیٹا آج میں نے خواب دیکھا ہے
کتابِ زندگی کا ایک نرالا باب دیکھا ہے

یہ دیکھا ہے کہ میں خود آپ تجھ کو ذبح کرتا ہوں
خدا کے نام سے تیرے لہو میں ہاتھ بھرتا ہوں

سعادت مند بیٹا جھک گیا فرمانِ باری پر
زمین و آسمان حیراں تھے اس طاعت گزاری پر

رضا جوئی کہ یہ صورت نظر آئی نہ تھی اب تک
یہ جرأت پیشتر انسان نے دکھلائی نہ تھی اب تک

عجب بشاش تھے دونوں رضائے ربِ عزت پر
تأمل یا تذبذب کچھ نہ تھا دونوں کی صورت پر

کہا فرزند نے : اے باپ ! اسمٰعیل صابر ہے
خدا کے حکم پر بندہ پئے تعمیل حاضر ہے

مگر آنکھوں پہ اپنی آپ پٹی باندھ لیجے گا
مرے ہاتھوں میں اور پیروں میں رسی باندھ دیجے گا

مبادا آپ کو صورت پر میری رحم آ جائے
مبادا میں تڑپ کر چھوٹ جاؤں، ہاتھ تھرائے

پسر کی بات سن کر باپ نے تعریف فرمائی
یہ رسی اور پٹی باندھنی ان کو پسند آئی

ہوئے اب ہر طرح تیار دونوں باپ اور بیٹا
چھری تھامی پدر نے اور پسر قدموں میں آلیٹا

پچھاڑا اور گھٹنا سینۂ معصوم پہ رکھا
چھری پتھر پہ رگڑی، ہاتھ کو حلقوم پہ رکھا

زمین سہمی پڑی تھی، آسمان ساکن تھا بیچارہ
نہ اس سے پیشتر دیکھا تھا یہ حیرت کا نظارہ

بقیہ صفحہ آخر پر